بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۲۹ | رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

الفضل

روزنامہ ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

بروز منگل

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۶۰/۲۵ | ۱۹ رمضان ۱۳۹۱ھ ، ۹ نبوت ۱۳۵۰ہش ، ۹ نومبر ۱۹۷۱ء | نمبر ۲۵۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

ربوہ ۸ نبوت ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ۶ اور ۷ نبوت کی رپورٹوں میں تحریر فرماتے ہیں کہ :-

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۸ نبوت ۔ حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی حرم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت کے متعلق ۷ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ رات سے بخار کی تکلیف کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب جماعت توجہ کے ساتھ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ ۸ نبوت ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے نسبتاً اچھی ہے۔

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے بھی التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

خدام الاحمدیہ کے نئے سال کا آغاز

خدام الاحمدیہ کا نیا سال یکم نومبر سے شروع ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ سال ہمارے لئے مبارک کرے اور پہلے سے بڑھ کر قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔

قائدین خدام الاحمدیہ نئے سال کا آغاز پورے جوش اور ولولہ سے کریں اور اگر گذشتہ سال ان سے کوئی سستی ہوگئی ہو تو امسال اس کمی کو پورا کر دیں۔ تمام قائدین کو جائزہ لینا چاہیئے کہ اگر ان کی مجلس کا بجٹ تشخیص ہو کر مرکز میں نہیں پہنچا تو اپنی اوّلین فرصت میں بجٹ تشخیص کر کے اگر پندرہ دن کے اندر مرکز کو بھجوائیں اور اسکے ساتھ ہی ماہ نومبر کی وصولی کا کام بھی شروع کر دیں اور سارا سال یہ کوشش کریں کہ ہر ماہ کا چندہ ساتھ ساتھ تدریجی بجٹ کے مطابق مرکز میں پہنچتا رہے۔ (مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کیلئے ہو جاؤ اور اُسکی رضا کو ہر حالت میں مقدم کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ خود تمہیں ہر قسم کی مشکلات سے مخلصی عطا فرمائے گا

"مجھے افسوس ہوتا ہے جب کثرت سے ایسے خطوط آتے ہیں کہ جن میں دُنیا اور اس کی خواہشوں کا ذکر ہوتا ہے اور لکھا جاتا ہے کہ میرے لئے فلاں امر کے واسطے دُعا کرو۔ میری فلاں آرزو پوری ہو جائے۔ بہت ہی تھوڑے لوگ ہوتے ہیں جو محض خدا کی رضا ہی کو مقدم کرتے ہیں اور اسی کی خواہش اور آرزو کرتے ہیں۔ بعض ایسے ہوتے ہیں کہ مکر سے لکھتے ہیں یعنی پہلے تو ذکر کرتے ہیں کہ آپ دُعا کریں کہ ہمارے دل میں ذوق و شوق عبادت کا پیدا ہو جاوے اور یہ ہو اور وہ ہو۔ پھر آخر میں اپنی دُنیوی خواہشوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ میں ...... شناخت کر لیتا ہوں کہ ان کی اصل غرض کیا ہے۔ وہ نہیں جانتے کہ خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے اور وہ نیّات کو خُوب دیکھتا ہے۔ اِس طرح کرنا گویا خُدا کو دھوکا دینا ہے۔ اِس طریق کو بالکل چھوڑ دینا چاہیئے۔ تمہیں چاہیئے کہ خالصۃً اللہ کے لئے ہو جاؤ۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی رضا جوئی کو مقدم کرو گے تو یقیناً سمجھو دنیا میں بھی ذلیل اور خوار نہیں رہو گے۔ اللہ تعالیٰ کو اپنے بندوں کے لئے غیرت ہوتی ہے وہ خود ان کا تکفّل فرماتا ہے اور ہر قسم کی مشکلات سے انہیں نجات اور مخلصی عطا فرماتا ہے۔ مَیں یقیناً جانتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگر تم میں وہ تخم بو یا گیا جو صحابہؓ میں بو یا گیا تھا تو اللہ تعالیٰ ہر طرح اپنے فضل کرے گا۔ ایسے شخص پر کوئی شخص حملہ نہیں کر سکتا۔ اِس امر کو خوب یاد رکھو۔ اگر خُدا تعالیٰ کے ساتھ سچّا اور مضبوط تعلّق ہو جاوے تو پھر کسی کی دشمنی کی کیا پروا ہو سکتی ہے۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۸۴ و ۸۵)

"تحریک جدید" کے اوّلین انفرادی وعدہ جات

سالِ نو کی تیسری قسط

(۱) حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی	..	۶۰۰	روپے
(۲) محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ	..	۹۵۹	"
(۳) محترم سید داؤد احمد صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ	..	۲۳۹	"
(۴) محترمہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ربوہ	..	۲۸۰	"
(۵) حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مدظلہا ربوہ	..	۲۰۰	"
(۶) مکرم چوہدری علی اکبر صاحب ہیڈ ماسٹر نصرت گرلز سکول ربوہ	..	۳۱۵	"
(۷) مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی ربوہ	..	۸۵	"

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ۹ نبوت ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک مہلک خرابی اور اس کا علاج

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بعض نافہم لوگوں کی ایک بہت خطرناک کمزوری کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ ہے کہ جب اللہ تعالیٰ انہیں مال یا اور کوئی نعمت عطا کرتا ہے تو وہ اسے اللہ تعالیٰ کی دین اور عطا سمجھنے کی بجائے اُسے اپنی محنت، اپنے علم، اپنی خوبی اور اپنی لیاقت کا نتیجہ قرار دینے لگتے ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ ضُرٌّ دَعَانَا ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ نِعْمَةً مِّنَّا قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ ؕ بَلْ هِىَ فِتْنَةٌ وَّلٰـكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الزمر آیت ۵۰)

یعنی جب انسان کو کوئی نقصان پہنچتا ہے تو وہ ہمیں پکارنے لگتا ہے پھر جب ہم اس کو اپنے پاس سے کوئی نعمت دیتے ہیں تو وہ کہتا ہے کہ مجھے یہ نعمت اپنے علم کی بناء پر ملی ہے (حالانکہ یہ درست نہیں ہوتا) بلکہ اس نعمت کا ملنا انسان کے لئے ایک آزمائش ہوتا ہے۔ لیکن ان میں سے اکثر یہ نہیں جانتے کہ انہیں اس نعمت کے ذریعہ آزمایا جا رہا ہے۔

ایسے لوگوں کی اس کمزوری کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں تکبر پیدا ہو جاتا ہے، اور وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو اپنی محنت کا ثمرہ سمجھنے لگتے ہیں۔ اور جب بھی کوئی انسان کسی مال کو اپنا مال سمجھنے لگتا ہے تو وہ یقیناً بخل کے مرض میں مبتلا ہو جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنا اُسے دوبھر نظر آنے لگتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی ایک عملی اور فردی مثال کے طور پر قارون کو پیش کیا ہے اور بتایا ہے کہ خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے اس کی محرومی کی اصل وجہ یہی تھی کہ اس نے اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال کو اپنی محنت کا ثمرہ اور اپنی ذاتی ملکیت سمجھنا شروع کر دیا تھا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں وضاحت سے بیان کیا ہے کہ جب لوگوں نے قارون سے کہا کہ تُو اپنی دولت پر فخر مت کر بلکہ جو کچھ تجھے اللہ نے دیا ہے اسے خدا کی راہ میں خرچ کر کے اپنی اخروی فلاح کا طالب ہو تو اُس نے یہی جواب دیا کہ:۔

قَالَ اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ (القصص آیت ۷۹)

یعنی قارون نے کہا یہ سب رتبہ اور مال و منال تو مجھے ایک ایسے علم کی وجہ سے ملا ہے جو صرف مجھے ہی حاصل ہے۔ مراد یہ کہ جب میں نے خود اپنے علم اور اپنی لیاقت کی بناء پر یہ اموال حاصل کئے ہیں تو پھر میں کیوں انہیں خدا کی راہ میں خرچ کروں۔

الغرض اُس کا یہ گھمنڈ کہ یہ دولت اُس نے خود اپنے قوتِ بازو سے جمع کی ہے، اس کی تباہی پر منتج ہوا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

فَخَسَفْنَا بِهٖ وَبِدَارِهِ الْاَرْضَ فَمَا كَانَ لَهٗ مِنْ فِئَةٍ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مِنَ الْمُنْتَصِرِيْنَ ۝ (القصص آیت ۸۲)

پھر ہم نے قارون کو اور اس کے قبیلہ کو مکروہات میں مبتلا کر دیا۔ اور کوئی جماعت ایسی نہ نکلی جو اللہ کے سوا اس کی مدد کرتی اور کسی تدبیر سے بھی وہ اپنے دشمن سے بچ نہ سکا۔

الغرض اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال اور دوسری نعمتوں کو اپنی کسی خوبی کا ثمرہ اور اپنی ملکیت سمجھنا ایک ایسی خطرناک بُرائی ہے جو انسان کو انفاق فی سبیل اللہ اور دیگر نیکیوں سے محروم کر کے مستحق سزا بنا دیتی ہے اور وہ خسر الدنیا والآخرہ کا مصداق بنے بغیر نہیں رہتا۔ اس کا علاج سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ بتایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسان کو جتنا زیادہ مال، رتبہ یا اور کوئی بڑائی ملے۔ انسان کو چاہیئے کہ وہ اتنا ہی زیادہ عاجزی اور تذلل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی جناب میں جھکے اور اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ مال اور دیگر نعمتوں کو حسب توفیق خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کر کے شکرگزاری کا ثبوت دے۔ اس عملی شکرگزاری کے نتیجہ میں خدا تعالیٰ اسے اپنی نعمتوں سے اور زیادہ نوازے گا۔ چنانچہ حضور رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"ان نقائص اور خرابیوں سے بچنے کا واحد ذریعہ یہی ہوتا ہے کہ انسان خدا تعالیٰ کے انعامات کی قدر کرے اور اس کے احسانوں کو یاد رکھے۔ لیکن جب وہ کہتا ہے اِنَّمَآ اُوْتِيْتُهٗ عَلٰى عِلْمٍ عِنْدِىْ مجھے جو کچھ ملا ہے اپنی کوشش اور علم کی وجہ سے ملا ہے یا جب وہ یہ کہتا ہے کہ ہم تو پہلے ہی مر رہے ہیں ہم دین کے لئے روپیہ کہاں سے دیں۔ یا کہتا ہے، بڑی مصیبت آگئی ہر وقت چندے ہی چندے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ تو اُس وقت وہ خدائی برکات سے محروم ہو جاتا ہے۔ خدائی برکات سے وہ اسی وقت حصہ لے سکتا ہے کہ جب اسے ایک پیسہ بھی ملے تو وہ اسے خدائی انعام سمجھے .... خدا تعالیٰ کی طرف سے جو روپیہ تمہیں ملتا ہے اگر تم اس کے متعلق اپنے دلوں میں یہ یقین اور ایمان پیدا کرو کہ وہ خدا تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے تمہیں دیا ہے تو تم خدا کے لئے اُس روپے کو خرچ کرنے میں کبھی دریغ نہ کرو۔ کیونکہ تم سمجھو کہ یہ میری چیز نہیں بلکہ اُسی کی تھی .... دنیا میں تو امانت رکھنے والے اپنی ساری امانت واپس لے لیتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ اپنی امانت میں سے ہمیشہ ایک حصہ مانگتا ہے سارا انہیں مانگتا۔ پس وہ تو امانت دار ہی نئی قسم کا ہے۔ اُس کے مانگنے پر جو شخص ناراض ہوتا ہے وہ بڑا ہی ذلیل اور رذیل قسم کا انسان ہے۔ اس نے رات دن خدا تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اُٹھایا۔ اور پھر کسی موقع پر اگر اس نے ایک آدھ چیز مانگ لی تو اس نے شور مچانا شروع کر دیا کہ مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے۔ حقیقۃً یہ تمام باتیں اللہ تعالیٰ کے فضلوں کی ناقدری اور ناشکری سے پیدا ہوتی ہیں۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے بار بار کہا ہے کہ میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میرے احسانات کو یاد رکھو۔ جب انسان ہر چیز کو خدا تعالیٰ کا انعام سمجھتا ہے اور اس کی نعمتوں کی قدر کرتا ہے۔ تو اسے سارا دین مل جاتا ہے۔"

پس بخل اور اس کی ہلاکت آفرینی سے بچنے کا ایک ہی علاج ہے کہ انسان کو جو اموال اور جو نعمتیں بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوں وہ انہیں کبھی اور کسی حال میں بھی اپنی کسی خوبی کی طرف منسوب نہ کرے اور نہ انہیں اپنا قرار دے بلکہ انہیں اپنے پاس خدا تعالیٰ کی امانت تصور کرے اور شکرگزاری کے جذبہ کے ماتحت انہیں بلادریغ خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے۔ اگر وہ ناشکری اختیار کریگا اور اپنی بڑائی کے گھمنڈ میں مبتلا ہو کر خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھبرائے گا اور بخل سے کام لے گا، تو پھر اس کا خدائی گرفت کے نیچے آنا یقینی ہے۔ اور اگر وہ ہر چیز کو خدا تعالیٰ کی عطا سمجھتے ہوئے اور خدا ہی کو اس کا مالک یقین رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی اس عطا اور بخشش پر اس کا شکر بجالائے گا اور اظہارِ تشکر کے طور پر اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ اموال اور دیگر نعمتوں کو خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرے گا تو پھر خدا تعالیٰ اسے اور بھی زیادہ اپنی نعمتوں سے نوازے گا اور اپنے فضلوں کا مورد بناتا چلا جائیگا۔

اُمّت کے لئے خوف کا مقام

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر جہاں اپنی امت کو بہت سی بشارتوں سے نوازا، وہاں بعض خطرات سے بھی آگاہ فرمایا ہے۔ اور ان خطرات سے آگاہ کرنے کی غرض یہ ہے کہ افرادِ اُمّت پہلے سے ہوشیار ہو جائیں، اور اپنے آپ کو ان خطرات سے محفوظ کرنے کی فکر رکھیں۔ ایسے ہی خطرات میں سے ایک خطرہ کا ذکر حدیث میں آتا ہے۔ یہ حدیث حضرت ابو سعید الخدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ ان کا بیان ہے کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر جلوس فرمایا ہم آپ کے گرد بیٹھ گئے۔ آپ نے فرمایا جس چیز سے میں اپنے پیچھے تمہارے لئے ڈرتا ہوں وہ یہ ہے کہ تم پر دنیا کی تازگی اور زینت کھول دی جائے گی۔

(بحوالہ بخاری ومسلم)

اس لحاظ سے ہر مسلمان کا یہ فرض ہے کہ وہ دنیا کی زینتوں اور لذتوں کا غلام نہ بنے بلکہ دنیا میں رہتے ہوئے دنیا سے دستبردار رہے ورنہ اسکے لئے ہر وقت اور ہر آن خطرہ درپیش ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کا نام لیکر میں تحریک جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان کرتا ہوں

تحریک جدید کا کام بنیادی اہمیت کا حامل ہے اسکی بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنا جماعت کا فرض ہے

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۹ ؍اخاء ۱۳۵۰ھش (۲۹ ؍اکتوبر ۱۹۷۱ء) بمقام مسجد مبارک ربوہ

مرتبہ :- مکرم یوسف سلیم صاحب شاہد ایم اے انچارج شعبہ زود نویسی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور نے فرمایا:-

"اللہ تعالیٰ کا نام لے کر جو اپنی رحمتوں سے بے حد نوازنے والا ہے میں تحریک جدید کے دفتر اوّل کے اڑتیسویں، دفتر دوم کے اٹھائیسویں اور دفتر سوم کے ساتویں سال کا اعلان کرتا ہوں۔

آج سے تین سال قبل جب تحریک جدید کا چندہ پانچ لاکھ پچاس ہزار روپے تھا میں نے جماعت کو اس طرف متوجہ کیا تھا کہ جہاں تک میرا خیال ہے جماعت پاکستان اس سے زیادہ چندہ دے سکتی ہے اور اسے زیادہ دینا چاہیئے۔ اور

میرے اندازہ کے مطابق

یہ رقم سات لاکھ نوے ہزار روپے تک پہنچ جانی چاہیئے تھی لیکن اُس سے اگلے سال (یعنی ۶۹-۱۹۶۸ء میں) پانچ لاکھ پچاس ہزار سے بڑھ کر چھ لاکھ تیس ہزار اور پھر ایک سال کے بعد چھ لاکھ پینسٹھ ہزار روپے تک پہنچی اور جو سال ابھی ہم ختم کر رہے ہیں اس میں چندہ گر کر پھر چھ لاکھ اڑتیس ہزار روپے پر آگیا ہے۔

اس کے متعلق ایک موٹی وجہ جو تحریک جدید نے مجھے بتائی ہے وہ یہ ہے کہ چالیس ایسے احمدی دوست تھے جن کا چندہ ایک ہزار روپے فی کس تھا اور اب گذشتہ سال میں (جسے ہم ختم کر رہے ہیں) انہوں نے ایک ہزار چندہ نہیں دیا۔ ان میں سے چار نے تو اس لئے نہیں دیا کہ ان کی وفات ہو گئی تھی اور باقی چھتیس نے مالی حالات کی تبدیلی کی وجہ سے اپنے معیار کو قائم نہیں رکھا اور نہ وہ قائم رکھ سکتے تھے۔ ہم اُن کے اوپر الزام نہیں دھرتے، لیکن جماعت پر یہ الزام آتا ہے کہ اگر ایک سال چالیس دوستوں کے مالی حالات ایسے نہ رہیں کہ وہ ایک ہزار چندہ تحریک کو دے سکیں، تو ان کی جگہ اور کھڑے ہونے چاہئیں اور ہر سال چندے میں زیادتی ہونی چاہیئے کیونکہ جماعت کے مال میں تو بہرحال ترقی ہو رہی ہے۔ اسلئے جماعت کو چالیس سے زیادہ ایسے دوست کھڑے کرنے چاہیئے تھے جو ایک ہزار یا اس سے زائد رقم تحریک جدید میں چندہ دیتے اور یہ کمی نہ آتی۔

اس میں شک نہیں کہ یہ سال جو گذرا ہے اس میں جماعت نے ایک اور مالی بوجھ (اور وہ بھی معمولی نہیں ہے) اُٹھایا اور وہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی تحریک ہے۔ جو "نصرت جہاں آگے بڑھو" کے منصوبہ کو مالی سہارا دینے والی ہے۔ اس میں پاکستان کی جماعت نے گذشتہ سال قریباً بارہ تیرہ لاکھ دیا اسلئے عذر معقول بھی ہے لیکن کسی نئے کام میں ہاتھ ڈالنے کے یہ معنے نہیں ہوا کرتے کہ جو کام ہو رہا ہے۔ اس میں رکاوٹ پیدا ہو جائے۔

تحریک جدید کا کام

بنیادی اہمیت کا حامل ہے اور ہماری ضرورتیں دن بدن بڑھ رہی ہیں۔ ان بڑھتی ہوئی ضرورتوں کو پورا کرنے کی کوشش کرنا اور کرتے رہنا، یہ جماعت کا فرض ہے اور جماعت کو اس طرف توجہ دینی چاہیئے اور اللہ تعالیٰ جس حد تک توفیق دے اپنے مالوں کو (جو دراصل اپنے نہیں) اس کے حضور پیش کر دینا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے "وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ" کے ایک معنے یہ بھی کئے ہیں کہ "یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے، بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ غرض مال جب ہمارا ہے ہی نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہے تو پھر یہ تو اُس کا احسان ہوا کہ اس نے ہمیں فرمایا کہ یہ مال میں تمہیں دیتا ہوں۔ تم اس میں سے میری راہ میں خرچ کرو اور میں تمہیں ثواب دوں گا۔ مثلاً جس طرح ایک چھوٹا بچہ جو ابھی کمانہیں رہا، پانچویں یا چھٹی یا ساتویں میں پڑھ رہا ہے اس کے والدین اُسے ایک دو پیسہ دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جاکر وقف جدید کے چندے میں دو اب وہ دو پیسہ اُس نے کما کر نہیں دیا لیکن اس طرح ایک عادت پڑی اور ثواب کا ایک ذریعہ بن گیا۔ پس یہ سمجھنا کہ باپ تو بچے کے لئے ثواب کے سامان پیدا کرنے کا اہل ہے اور اس کی توفیق رکھتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ ایسا نہیں کرتا یا نہیں کر سکتا۔ یہ غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی ایسا کرتا ہے باپ نے تو وہ اٹھنی یا روپیہ بھی جو دیا اُس کا اپنا نہیں تھا۔ کیونکہ گھر سے تو کچھ نہ لاتے۔ جو اللہ تعالیٰ نے مال اُسے دیا تھا اس میں سے ایک تو اس نے اس رنگ میں دیا کہ اس خدمت کو اپنی طرف منسوب کر لیا اور کہا کہ میں نے دیا اور دوسرے اس رنگ میں دیا کہ اپنے بچے کو کہا کہ تم خرچ کرو امیرے ثواب میں تم بھی شریک ہو جاؤ۔

غرض خدا تعالیٰ پر ہمارا احسان نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ وہ ہمیں مال دیتا ہے اور پھر کہتا ہے کہ میری راہ میں خرچ کرو اور ثواب حاصل کر لو۔ مال تو اللہ کا تھا اس پر ثواب نہیں ملنا چاہیئے تھا۔ مگر اپنے فضل سے وہ ثواب عطا کرتا ہے جب آپ کسی کو اس کی امانت واپس کرتے ہیں تو کوئی احسان تو اس پر نہیں کرتے کہ اتنی رقم اس کو ادا کی۔ پس جو اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہی آپ اللہ تعالیٰ کو واپس کرتے ہیں اس میں نیت اور اخلاص کا سوال ہے احسان تو نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر فرمایا تمہارے سے ہمیں ثواب کا ایک موقع بہم پہنچایا ہے اسلئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ "بخل اور ایمان ایک دل میں جمع نہیں ہو سکتے" جو شخص اللہ تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ کا ہے۔ دنیا کے سارے اموال

دُنیا کی سب دولتیں جو ہیں، ان کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہی ہے۔ ہمیں تو اس نے مال دیا اور فرمایا یہ تمہارا حصہ ہے، میں تمہیں دیتا ہوں۔ تمہارا حصہ اس معنے میں کہ تمہارے اور بھی بھائی انسان ہیں اور بھی بہنیں انسان ہیں۔ ان کو بھی دیا، تمہیں بھی دیا۔ یہ مال و دولت جو میں نے پیدا کیا ہے تمہارے لئے پیدا کیا ہے۔ اس میں سے اپنے اپنے حق (وہ حق جو میں نے مقرر کئے ہیں) وہ لے لو اور پھر فرمایا کہ اس میں سے اتنا میری راہ میں خرچ کرو۔ اور خود ہی راہ اور ضرورت کی تعیین کر دیتا ہے۔ یہ ضرورت بھی اللہ تعالیٰ پیدا کرتا ہے۔ مثلاً تحریک جدید کی جب ابتداء ہوئی تو اس سے پہلے تو تحریک جدید کے کاموں کے لئے مال کی ضرورت نہیں تھی۔ پہلے عام چندہ دیتے تھے یا وصیت کے چندے تھے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے یہ ایک اور ضرورت پیدا کر دی اور فرمایا اتنا مال اور میری راہ میں خرچ کرو یعنی تحریک جدید کا بھی چندہ دو۔ پھر جماعت نے تحریک جدید کے چندے دینے بھی شروع کئے۔ پھر وقف جدید کی شکل میں اللہ تعالیٰ نے ایک اور ضرورت پیدا کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اس میں بھی چندے دو۔ پھر اس کے بعد علاوہ اور بہت سارے چھوٹے چھوٹے چندوں کے اجن میں جماعت بشاشت سے حصہ لیتی ہے۔ فضل عمر فاؤنڈیشن کا ایک نیا منصوبہ بنا اور اس طرح ایک اور ضرورت پیدا کر دی گئی۔ پھر اس کے بعد "نصرت جہاں آگے بڑھو" کا ایک منصوبہ بنا اور اللہ تعالیٰ نے ایک اور ضرورت پیدا کر دی۔ اور

قربانی کی ایک اور راہ

کھول دی۔

پس اللہ تعالیٰ جتنی ضرورت پیدا کرتا ہے، اتنی ہم سے امید رکھتا ہے کہ اس کی عطا میں سے اپنے اموال کا ایک حصہ اس کے کہنے کے مطابق اور اس کی پیدا کردہ ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس کے حضور پیش کر دیا جائے گا۔ اس امید پر اور اس توکل اور بھروسہ پر کہ اللہ تعالیٰ جہاں ہمارے اندر اخلاص پیدا کرے گا۔ وہاں ہمارے اخلاص کو شیطانی یلغار سے محفوظ بھی رکھے گا اور جب ہم اس کے حضور اسی کے مال کا ایک حصہ پیش کریں گے تو وہ اسے قبول کرے گا اور اس طرح پر ہمیں ثواب مل جائیگا

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں :۔

"پس چاہیئے کہ خدا پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گزاری کا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ پورے اخلاص اور پورے جوش اور پوری ہمت سے کام لیں بلکہ یہ فرمایا ہے کہ

اللہ تعالیٰ پر توکل

کرکے پورے اخلاص اور پورے جوش اور پوری ہمت سے کام لیں۔ اسلئے کہ اخلاص خواہ بظاہر انسان کے اندازہ کے مطابق کامل ہی کیوں نہ ہو اور جوش بھی ایسا کہ دنیا واہ واہ کرنے لگے اور ہمت بھی ایسی کہ انسان انسان کی نگاہ میں اولوالعزم بن جائے تب بھی انسان خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ثواب کا مستحق نہیں بنتا، جب تک اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت اس کے شامل حال نہ ہو اور اس کے لئے انسان کو اللہ تعالیٰ پر توکل کرنا پڑتا ہے۔ انسان کو جب اپنی کمزوری اور اپنے نفس کا احساس ہو اور انسان کو جب یہ معرفت اور یقین حاصل ہو کہ اس کا خدا کے حضور کسی چیز کا محض پیش کر دینا کافی نہیں ہے جب تک کہ وہ مقبول نہ ہو جائے یہ احساس جو ہے اس کے نتیجہ میں یا تو شیطان آئیگا اور کہے گا کہ جب پتہ ہی نہیں کہ ثواب ملتا ہے یا نہیں، تو نہ دو۔ یا فرشتے آئیں گے اور کہیں گے جس نے تمہیں پیدا کیا، جس نے ان ساری چیزوں کو پیدا کیا۔ اس نے تمہیں مال دیا اور اس نے تمہارے لئے ثواب کے یہ سارے مواقع بہم پہنچائے ہیں۔ اس پر توکل رکھو۔ دراصل خدا کے سہارے کے بغیر خدا کا سہارا بھی نہیں ملتا اور خدا کے سہارے کے بغیر، خدا پر توکل کئے بغیر، انسان نہیں کہہ سکتا کہ جو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کیا ہے وہ مقبول ہو گیا اور اس کا اسے ثواب مل گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی چیز تھی، تم اس کی راہ میں دے رہے ہو۔ تمہارا خیال ہے کہ اخلاص میں کوئی کمی نہیں۔ دنیا سمجھتی ہے کہ تمہارے اندر بڑا جوش پایا جاتا ہے اور دنیا کی نگاہ تمہیں اولوالعزم اور صاحب ہمت بھی سمجھتی ہے لیکن دُنیا کی نگاہ اور

اللہ تعالیٰ کی نگاہ

میں فرق ہے۔ جب تک دنیا کی نگاہ میں وہی کچھ ہو جو اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہے اس وقت انسان کی کوشش بے نتیجہ ہوتی ہے۔

پس یہ دعا بھی کرو اور اللہ پر توکل بھی رکھو کہ وہ تمہاری اس دعا کو قبول کرے گا۔ اور جو اس نے تم سے مطالبہ کیا اور اس کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے جو کچھ تم نے اس کے حضور پیش کیا اگر اس کے اندر کوئی خامی یا کمزوری یا کوئی شیطانی کیڑا بھی ہو تب بھی اللہ تعالیٰ اپنی طرف سے ان کیڑوں کو مار دے گا اور ان کمزوریوں کو دور کر دے گا اور تمہاری پیشکش کو قبول کر لے گا اس رنگ میں کہ تمہیں زیادہ سے زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

پھر محض چندے لکھوا دینا بھی کافی نہیں۔ جماعت کا ایک حصہ ایسا ہے جو کمزوری دکھاتا ہے۔ بعض دوستوں کے تو حالات بدل جاتے ہیں۔ مثلاً یہ چالیس آدمی جن کا میں نے ابھی ذکر کیا ہے، انہوں نے ایک وقت میں ہزار روپے فی کس دئے تھے مگر اب نہیں دے سکے۔ اُن کا عذر معقول بھی ہوگا اور میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں حسن ظنی ہی سے کام لینا چاہیئے لیکن بعض آدمی ایسے بھی ہیں جو وعدے لکھوا دیتے ہیں مگر پھر پورا نہیں کرتے اور ان کی وجہ سے وعدے اور اصل آمد میں فرق پڑ جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مثلاً آپ نے اپنے کاموں کا منصوبہ تو شروع سال میں ان وعدوں کے مطابق بنایا مثلاً پانچ لاکھ روپے کی یا دس لاکھ روپے کی یا بیس لاکھ روپے کی آمد ہوگی اور اس کے مطابق ہم فلاں فلاں کاموں پر خرچ کرینگے لیکن اگر دوران سال اتنے پیسے نہیں آتے تو آپ کے کاموں پر اثر پڑے گا۔ کام کی رفتار میں کمی آجائے گی اور کسی قوم کا بحیثیت قوم عزم کرنا اور پھر اسے پورا نہ کرنا بڑی ہلاکت کا موجب ہوتا ہے۔ جب تک ایسے لوگ تعداد میں تھوڑے ہیں اس وقت تک تو کوئی فرق نہیں پڑتا۔ لیکن اگر خدانخواستہ یہ ایک رو جاری ہو جائے تو اس سے بڑا فرق پڑ جاتا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پس

محض دعویٰ بے معنی ہے

جب تک کہ مخلصانہ عمل شامل حال نہ ہو۔ اس سے کہیں بہتر ہے کہ ایسا شخص جس کی نیت نہیں ہے دینے کی، وہ وعدہ ہی نہ کرے۔ لیکن جس کی نیت ہے دینے کی اگر بعد میں اس کے حالات بدل جاتے ہیں جس پر اس کا کوئی اختیار نہیں، وہ زیر الزام نہیں آتا۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھائیوں اور بہنوں کے حالات درست کرے اور ان کے مالوں میں اور بھی زیادہ برکت ڈالے لیکن جس شخص کی پہلے دن سے دینے کی نیت نہیں، صرف دعویٰ ہے، وہ اپنے آپ کو دوہری مصیبت میں ڈال رہا ہے اور استغفار کے علاوہ اس کے بچنے کا اور کوئی ذریعہ نہیں ہے۔ پس ایسے لوگوں کو استغفار کرنا چاہیئے اور وعدہ نہیں لکھوانا چاہیئے۔ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ تو دینا چلا جا رہا ہے۔ آگے سے بڑھکر دینا چلا جا رہا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ پچھلے پانچ سال میں جماعت کی آمد مجموعی طور پر تین گنا سے زیادہ بڑھ گئی ہے یہ درحقیقت اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے۔ اس میں نہ میری کوئی خوبی ہے اور نہ آپ کی کوئی خوبی ہے۔ یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی رحمت ہے

پس دینے والا تو بڑا دیالو ہے لیکن اپنے دلوں میں فتور پیدا کر کے ہم میں سے بعض خدا تعالیٰ کے ثواب اور اس کے پیار سے محروم ہو جاتے ہیں اس لئے وہ راہیں جو اللہ تعالیٰ کو غصہ دلانے والی ہیں۔ تم ان راہوں پر نہ چلو اور جن راہوں کو تم اس کی رضا کے لئے اختیار کرتے ہو۔ اُن راہوں پر جوش اور ہمت اور اخلاص کے ساتھ چلو تاکہ اپنے توکل اور اپنی نیت اور اپنے اخلاص کے نتیجہ میں، تم اللہ تعالیٰ سے اُس کے اُس پیار کو حاصل کرو جس پیار کو دینے کے لئے اُس نے اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو امت محمدیہ میں مبعوث فرمایا ہے۔ کیونکہ یہی پیار درحقیقت دُنیا کے لئے نمونہ بنتا ہے۔

آج غلبۂ اسلام کی جو خوشبو ہم سونگھ رہے ہیں، وہ ہماری قربانیوں کا نتیجہ نہیں ہے بلکہ وہ اللہ تعالیٰ کے اُس پیار کا نتیجہ ہے جو جماعت سے وہ کرتا ہے اور وہ خوشبو اللہ تعالیٰ کی محبت کے عطر کی خوشبو ہے جو دُنیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جب اسے سونگھتی ہے تو اس طرف متوجہ ہوتی ہے۔ دنیا کی آنکھ جب معجزانہ پیار کو مشاہدہ کرتی ہے تو لوگوں کا دل اس طرف مائل ہوتا ہے اور وہ سمجھتے ہیں کہ واقعہ میں اللہ تعالیٰ ہے اور واقعہ ہی اسلام خدا تعالیٰ کی طرف سے

قائم رہنے والی شریعت

ہے جو حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی تھی۔

پس ہمیں چاہیئے کہ ہم شریعت محمدیہ کی برکتوں سے حصہ لینے کے لئے وہ سب کچھ کریں جو خدا تعالیٰ ہم سے چاہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ پر اس کی تمام صفات کے ساتھ ایمان لائیں۔ اس کو ہر قسم کے عیب سے اور تمام کمزوریوں سے اور سب نقائص سے مبرا سمجھیں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم الانبیاء یقین کریں۔ قرآن کریم کی شریعت کو ابدی اور دائمی شریعت مانیں کہ جس میں ہر قسم کا روحانی اور جسمانی حسن پایا جاتا ہے اور جس کے اندر ہر قسم کے احسان کی طاقت پائی جاتی ہے پس اس کتاب کو مہجور کی طرح چھوڑتے ہوئے اس پر ایمان نہ لائیں۔ بلکہ اس کتاب پر اس کی تمام صفات کو سمجھتے ہوئے اور اس سے برکتیں حاصل کرنے کی نیت سے ایمان لائیں۔ دنیا خدا تعالیٰ کے پیار کا نشان دیکھ کر خدا تعالیٰ کی طرف مائل ہوتی رہی ہے اور آج بھی دنیا خدا تعالیٰ کے پیار کا نشان دیکھ کر اللہ تعالیٰ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف مائل اور متوجہ ہو رہی ہے ہم مختلف ذرائع سے اور مختلف راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر رہے ہیں پس چاہیئے کہ میں اور آپ سب، اللہ تعالیٰ کے پیار کی تمام راہوں پر چل کر سارے ہی پیار کو حاصل کرنے کی کوشش کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے اور آپ کو جلسہ کی ذمہ داریوں کو سمجھنے اور انہیں نباہنے کی توفیق بخشے اور پھر آپ نے اللہ تعالیٰ پر جو توکل کیا اور اللہ تعالیٰ سے جو امیدیں باندھیں۔ خدا کرے کہ ہماری کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحمت باری ان امیدوں کو پورا کرے۔ اور میں اور آپ ہم سب اس کے پیار کو پانے والے ہوں۔ اللھم آمین۔

فدیہ رمضان اور خدمت درویشاں

جو اصحاب عذر شرعی کی وجہ سے روزے نہ رکھ سکیں۔ ان پر فدیہ فرض ہے جو ان کے ایک ماہ کے معروف کھانے کے اخراجات کے برابر مقرر ہے۔ ایسے احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ فدیہ کی رقم نظارت خدمت درویشاں میں بھجوا کر ممنون فرمائیں "تا کہ درویشان کے ایسے مستحق عزیزوں کی ضروریات بروقت پوری کی جاسکیں۔ جو پاکستان میں رہائش پذیر ہیں۔

قرآن مجید اور احادیث نبویہ کی روشنی میں ایسے دوست جو روزہ رکھتے ہوں وہ بھی اگر فدیہ بطور امداد غرباء دے دیں تو یہ ایک اعلیٰ درجہ کی نیکی شمار ہوگی۔

ناظر خدمت درویشاں

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر

روزنامہ الفضل ربوہ

کا خاص نمبر شائع ہوگا حسب معمول اس دفعہ بھی

جلسہ سالانہ کی مبارک تقریب پر الفضل کا باتصویر سالانہ نمبر شائع ہوگا جو نہایت قیمتی اور بلند پایہ مضامین پر مشتمل ہوگا جماعت کے تمام اہل علم اور اہل قلم احباب سے گزارش ہے کہ وہ اس نمبر کے لئے اپنے قیمتی مضامین جلد سے جلد ارسال فرما کر ادارہ الفضل کی قلمی معاونت فرمائیں۔

مشتہرین کو بھی چاہیئے کہ وہ جلد سے جلد اشتہارات کے آرڈر بھجوا دیں تاخیر سے موصول ہونیوالے اشتہارات ممکن ہے کہ جگہ حاصل نہ کر سکیں (مینیجر الفضل ربوہ)

رمضان کے مبارک مہینہ میں بعض کمزوریوں سے رہائی

(مکرم ڈاکٹر محمود رمضان صاحب ربوہ)

رمضان المبارک کا مہینہ روحانی ٹریننگ کے لئے اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمایا ہے۔ اگر ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک حدیث کی روشنی میں جو برائیوں کے ترک کرنے کے متعلق ہے۔ اس مہینہ میں خصوصیت سے کوشش کریں تو انشاء اللہ گھروں اور معاشرہ سے برائیاں دور کرنے میں بہت حد تک کامیاب ہو جائیں گے۔

انبیاء علیہم السلام کی دنیا میں آنے کی غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ بدی کا استیصال اور نیکی کا قیام کر کے انسان اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط کر لے تا دنیا سے فتنہ و فساد دور ہو کر امن وامان قائم ہو جائے اور یہی انسانی پیدائش کی غرض ہے ایسے ماحول کے نتیجہ میں۔ اسے اللہ تعالیٰ کی کامل عبودیت حاصل ہو جاتی ہے۔

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہ حدیث جس کا میں نے اوپر ذکر کیا ہے یہ ہے۔

عن ابی سعید قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول من رأی منکم منکراً فلیغیرہ بیدہ فان لم یستطع فبلسانہ فان لم یستطع فبقلبہ وذالک اضعف الایمان (مسلم)

حضرت ابو سعید بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے تو اسے چاہیئے کہ اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے (یہ حکم زیادہ تر صاحب اقتدار لوگوں یعنی عہدہ داروں اور گھروں میں والدین کے لئے ہے) اگر اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے اصلاح کرے۔ اگر اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل میں اسے برا منائے (اور دعا کرے) لیکن یہ سب سے کمزور قسم کا ایمان ہے۔ اگر تمام کے تمام لوگ اپنے اپنے حلقہ میں اس کی کوشش کریں تو برائی کبھی فروغ نہیں پائے گی۔ سب سے زیادہ ضروری برائی کا ہاتھ سے دور کرنا ہے۔ جیسے انگریزی محاورہ ہے۔ Nip the evil in the bud. یعنی برائی کو شروع میں ہی دبا دو۔ پھر یہ نکلنے نہ پائے گی۔ اگر کوئی اس کا اہل نہ ہو تو تلقین کرے۔ لیکن یہ بہت کٹھن کام ہے عموماً لوگ اسے پسند نہیں کرتے۔ آخری مرحلہ دعا ہے۔ بعض لوگ کہہ دیتے ہیں۔ موجودہ دنیا نصیحت کو پسند نہیں کرتی۔ اور بعض یہاں تک کہہ دیتے ہیں کہ آپ سمجھایا نہ کریں بس دعا کر چھوڑا کریں۔ یہ نکتہ یاد رکھنے کے قابل ہے کہ جہاں برائی کی اصلاح کے لئے دعا کی جائے وہاں برائی کرنے والے سے کوئی کینہ بغض نہ رکھا جائے یہ چیز بھی بہت مشکل ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی میسر آتی ہے ورنہ عام طور پر برائی اور برائی کرنے والے کو ایک ہی معیار پر سمجھا جاتا ہے جس سے جھگڑا فساد کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

اسی جگہ ایک غلط فہمی کا ازالہ کرنا ضروری ہے۔ ویسے تو دعا ایک مومن کا اوڑھنا بچھونا ہے۔ لیکن مندرجہ بالا حدیث شریف میں نہ کر سکنے کا مفہوم یہ ہے کہ ہر شخص اپنی اپنی جگہ ہاتھ سے اور زبان سے حتی الامکان برائی کی اصلاح کی کوشش کرے۔ اگر کامیابی نہ ہو تو پھر محض دعا کرنے اور کرانے پر انحصار کرے۔ لیکن جو پہلی دو چیزوں کی طرف آتا ہی نہیں۔ اور صرف تیسری بات کو لیتا ہے وہ اس حدیث کے مفہوم کو سمجھا ہی نہیں اور کوئی تکلیف اٹھانے یا عملی پہلو کو اختیار کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔ ایسا شخص دعا تو کرتا ہے لیکن اس کے شرائط کو نظر انداز کرتا۔

اب میں بعض عام کمزوریوں کا اختصاراً ذکر کر دیتا ہوں۔ (۱) کسی نشہ آور دوائی کا استعمال مثلاً تمباکو اور افیون وغیرہ اس عادت کو ترک کرنا چاہیئے ورنہ اس سے قوت ارادی کمزور ہو جاتی ہے۔ اور دوسری کمزوریاں دور کرنے کی طاقت نہیں رہتی (۲) اپنے قیمتی وقت کو سستی۔ بیکاری اور لہو ولعب میں گزارنا (۳) تکبر اور دوسروں پر فوقیت کا احساس (۴) قومی امانتوں کو ان کے اہل کو سپرد نہ کرنا جو بعض اوقات ان کے اتلاف کا موجب بن جاتے ہیں (۵) کاروبار میں بد دیانتی (۶) اصلاح کی طرف توجہ دلانے پر ناراض ہو جانا۔ (۷) جھوٹ بولنا۔ (۸) دوسروں کی طرف عدم توجگی اور خطوط کا جواب نہ دینا۔ (۹) غرباء مساکین اور اقارب کے حقوق کا حقہ ادا نہ کرنا (۱۰) جسمانی و ذہنی اور روحانی صفائی کا خیال نہ رکھنا جس کے نتیجہ میں انسان غلاظت۔ عفونت۔ بدطبیعتی اور دیگر برائیوں میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اگر انسان اللہ تعالیٰ کے حضور دعاؤں کے ساتھ ان کمزوریوں کو خصوصاً رمضان کے مبارک ایام میں چھوڑنے کا عزم بالجزم کرے تو ایک یا ایک سے زیادہ پر قابو پانے میں وہ کامیاب ہو سکتا ہے۔

مخلصین جماعت بشاشت قلب کے ساتھ ماہ بماہ لازمی چندہ جات ادا فرماتے رہیں (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا کی طرف سے مقرر کردہ مہینہ تربیت

رمضان المبارک

(مکرم اللہ بخش صاحب شاہد۔ مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

الحمد للہ کہ سید الشہور رمضان المبارک ۔ اپنی بے شمار برکات کے ساتھ شروع ہو چکا ہے اور خدا کے فضل سے ہم نے ان مبارک ایام کو اپنی زندگی میں ایک بار پھر پایا ہے خدا کرے کہ جس طرح اس نے اپنے فضلوں سے ہمیں یہ دن دکھائے ہیں اسی طرح اپنی رحمتوں اور برکتوں سے ہمیں وافر حصہ دے ۔ آمین۔ خدا تعالیٰ نے حدیث قدسی میں فرماتا ہے الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِہٖ کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں اس کی جزا خود ہو جاتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور ایسے روزوں کی توفیق دے جن کی جزا وہ خود ہو جاتا ہے آمین ثم آمین۔

اس مبارک مہینہ میں درج ذیل امور کا خصوصیت سے التزام کیا جائے۔

۱۔ روزہ

خدا تعالیٰ کے حکم کے مطابق دن بھر روزہ رکھا جائے اور سفر یا بیماری کے علاوہ روزہ بالکل نہ چھوڑا جائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے عَلَیْكَ بِالصَّوْمِ فَاِنَّہٗ لَا عَدْلَ لَہٗ (کنز العمال جلد ۸ صفحہ ۲۹۳) کہ تجھ پر روزہ رکھنا لازم ہے کیونکہ اس کا بدل اور کوئی چیز نہیں۔

۲۔ قرآن کریم

قرآن کریم کا رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے اس ماہ میں کثرت سے تلاوت قرآن کریم کرنی چاہیئے اور کم از کم ایک دفعہ تو قرآن کریم کا دور ضرور مکمل کرنا چاہیئے اسی طرح قرآن کا ترجمہ اور اس کے علوم سیکھنے اور سکھانے کی طرف توجہ دی جائے درس قرآن مجید میں شامل ہو کر استفادہ کرنا چاہیئے خصوصاً اہل ربوہ کو اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

۳۔ مساجد کی آبادی

اس ماہ میں نماز باجماعت کا خصوصی پروگرام بنایا جائے۔ اور کوشش کی جائے کہ ہر خادم اور ہر طفل نماز باجماعت ادا کیا کرے۔ نمازیوں کی تعداد بڑھا کر مساجد کو آباد کیا جائے

۴۔ نماز تراویح

نماز عشاء کے بعد یا رات کے پچھلے حصہ میں طلوع فجر سے قبل نماز تراویح ادا کی جائے۔

۵۔ اس ماہ میں اپنی کسی ایک برائی کو چھوڑنے کا خدا تعالیٰ کے حضور عہد کیا جائے۔ اور اس عہد کو نباہا جائے۔

۶۔ دُعا

رمضان المبارک میں دعاؤں کی قبولیت کے عمدہ مواقع ہیں اس لئے ان مبارک ایام میں کثرت سے دعائیں کی جائیں۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے احباب جماعت کو تین دعاؤں کی خاص طور پر تحریک فرمائی ہے ان دعاؤں کو پورے الحاح سے کیا جائے

* اللہ تعالیٰ پاکستان کو استحکام عطا فرمائے اور اس کی سالمیت کو برقرار رکھے۔ ہمارا ملک اس وقت جن مشکلات سے دوچار ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضل سے دُور فرمائے۔
* اللہ تعالیٰ احمدیت کو غلبہ عطا کرے اور احمدیت کی ترقی کے راستہ میں آنے والی ہر روک کو دُور فرمائے نیز ہر ملک اور ہر جگہ کے احمدیوں کو اپنی حفاظت و امان میں رکھے۔
* اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ الودود کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے

رمضان المبارک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ارشاد فرمودہ دُعا بھی کرتے رہنا چاہیئے "بار الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ" (البدر جلد ۱ نمبر ۷، ۱۲ دسمبر ۱۹۰۲ء)

۷۔ ذکر الٰہی اور درود شریف

ان ایام میں ذکر الٰہی اور درود شریف کثرت سے پڑھنا چاہیئے۔ تا ہمارے ہونٹ خدا کی یاد سے تر رہیں۔ ہم درود شریف کے برکات و انوار سے حصہ لیں اور ہمارا وقت ضائع ہونے سے بچا رہے۔

۸۔ رمضان کا آخری عشرہ

احادیث میں آتا ہے کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کمر کس لیتے تھے اور اپنی رات کو اپنی مخصوص عبادت کے ذریعہ غیر معمولی زندگی سے معمور کر دیتے تھے اور اپنے اہل کو بھی رات کی ان عبادت کے لئے جگاتے تھے۔

پس خدام الاحمدیہ کو چاہیئے کہ رمضان کے آخری عشرہ کے لئے اپنی کمر کس لیں اور اپنی مُردہ راتوں کو زندہ کرنے کے لئے تیار ہو جائیں اپنے عزیزوں کو بھی نوافل اور ذکر الٰہی اور دعاؤں کی تحریک کریں تاکہ سارا گھر رمضان کی برکت سے معمور ہو جائے۔ بلکہ خدام اور عہدیداران سے درخواست ہے کہ مذکورہ بالا امور کو خود بھی بجا لائیں اور اپنے خدام بھائیوں کو بھی ان کی تحریک کریں۔ خدا کی رحمت اس وقت جوش میں ہے اس لئے ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر اسے حاصل کرنا چاہیئے۔ وَفِیْ ذٰلِكَ فَلْیَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ۔

رمضان المبارک اور حفظ سترہ آیات کی تحریک

قرآن مجید کا رمضان المبارک سے خاص تعلق ہے اس بابرکت مہینہ میں اہل ایمان بکثرت تلاوت قرآن پاک کرتے ہیں۔ اسے "تراویح میں سنتے" ہیں اس کی آیات پر تدبر کرتے ہیں اور عملی زندگی میں اسے اپناتے ہیں۔ پس قرآن مجید اور رمضان المبارک کا بڑا گہرا رابطہ ہے۔

احباب کو معلوم ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اللہ تعالیٰ کے ارشاد سے احباب جماعت میں یہ تحریک فرمائی ہے کہ وہ سورہ بقرہ کی ابتدائی سترہ آیات حفظ کریں۔ اُن کا ترجمہ پڑھیں اور ان آیات پر خاص طور پر غور کریں۔

اس تحریک پر ہزارہا افراد جماعت نے جن میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ ان سترہ آیات کو حفظ کیا ہے جس کی رپورٹ مل چکی ہے مگر ابھی ایک خاصی تعداد ایسے احباب اور خواتین کی موجود ہے جنہوں نے اس بابرکت تحریک کی طرف پوری توجہ نہیں کی نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) بطور یاد دہانی احباب کو توجہ دلاتی ہے کہ وہ رمضان المبارک کے بقیہ بابرکت ایام میں ان سترہ آیات کو حفظ کر کے خاص ثواب کے مستحق بنیں۔ قرآن مجید یا اس کے کسی حصہ کا حفظ کرنا خود بڑی نیکی ہے اور جب خلیفۂ وقت کی خاص تحریک پر ایک حصہ حفظ کیا جائے تو دوہرا ثواب ہے پس احباب اس طرف خاص توجہ فرمائیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد تعلیم القرآن ربوہ)

ضروری اعلان

جو اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام یا سلسلہ کی خاص خدمت کرنے والے احباب ۱۹۷۱ء کے دوران وفات پا گئے ہیں ان کے لواحقین کی خدمت میں عرض ہے کہ اگر ان کی کوئی تصویر ان کے پاس ہو تو وہ ہمیں ارسال فرمائیں تاکہ الفضل کے جلسہ سالانہ نمبر میں اسے شائع کیا جاسکے۔ ایسی تصاویر جلد دفتر میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فوٹو بھجوانے والے دوست اپنا پتہ صاف تحریر کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھائیں۔

سالانہ چندہ صرف -/۲ روپے ہے (مینیجنگ ایڈیٹر)

تبلیغی و علمی مجلہ

ماہنامہ

الفرقان ربوہ

جس میں قرآنی حقائق بیان کئے جاتے ہیں۔ الفرقان کے ایڈیٹر مکرم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل ہیں سالانہ چندہ صرف -/۷ روپے ہے (مینیجر)

مرض اٹھرا کا شافی علاج حبوب مفید اٹھرا ناصر دواخانہ ربوہ فون ۶۳۴ گول کچہری بازار لائلپور فون ۴۰۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات توجہ فرمائیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا زریں ارشاد درج ذیل کیا جاتا ہے:-

"زمینداروں کو چاہیئے کہ وہ اپنے کھیتوں میں جاکر ضرور دعا کیا کریں اور خصوصاً وہ دعا کریں جو قرآن کریم نے سکھائی ہے کہ

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

یہ دعا جو قرآن کریم میں آتی ہے جو زمینداروں اور باغوں کے مالکوں کی دعا ہے۔ اگر آپ یہ دعا کریں تو اللہ تعالیٰ چاہے گا کہ وہ آپ کے مال میں برکت دے آپ کی قربانیوں میں بھی برکت دے اور آپ کی اولاد میں بھی برکت دے۔ ساری برکتوں سے آپ مالا مال ہو جائیں۔"

اللہ تعالیٰ ہمارے زمیندار اور مزارع حضرات کی کمائی میں زیادہ سے زیادہ برکت ڈالے اور اپنی عزیز کمائی میں سے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں حصہ لیں تا کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آوازیں آنی لگ جائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید۔ ربوہ)

صدقہ کے نتیجہ میں ردّ بلا

میرا چھوٹا لڑکا نصیر احمد ایم اے جو محترم مولوی عبد الغفور صاحب مربی سلسلہ مرحوم کا داماد ہے نیشنل بنک آف پاکستان کراچی میں سینئر کلرک ہے۔ ہاؤسنگ ڈرگ روڈ میں ہے اس کے متعلق اللہ تعالیٰ نے خواب میں ایک حادثہ دکھایا جب آنکھ کھلی تو سرورِ کائنات صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث کا خیال آیا کہ صدقہ ردّ بلا ہوتا ہے ۱۰-۹-۶۷ کو پچاس روپے برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ منی آرڈر کے ذریعہ ربوہ بھیج دیئے۔ ۱۵-۹-۶۷ کو عزیز نصیر احمد کی چٹھی ملی اس میں لکھا تھا کہ میں ۱۰-۹-۶۷ کو جمعہ کی نماز احمدیہ ہال میں پڑھ کر گھر واپس آرہا تھا جس بس میں بیٹھنا چاہتا تھا اس کا ڈنڈا پکڑ کر چڑھنا چاہا بس تیز ہو گئی ہاتھ سے بس کا ڈنڈا چھوٹ گیا اور میں سڑک پر گر گیا پیچھے سے بھی بس آرہی تھی اس بس کے نیچے آنے سے اللہ تعالیٰ نے بال بال بچا لیا۔ گویا اللہ تعالیٰ نے صدقہ ادا کرنے کے نتیجہ میں حادثے سے بچا لیا۔ الحمد للہ۔

(خاکسار ڈاکٹر نذیر احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ گنگاپور چک نمبر ۵۹۱ ضلع لائل پور)

زکوٰۃ اور ماہ رمضان المبارک

اگرچہ زکوٰۃ کے لئے کسی خاص مہینے کی تخصیص نہیں۔ جس مال کو جمع ہوئے ایک سال کا عرصہ گزر جائے اس پر فوراً ہی واجب ہو جاتی ہے۔ تاہم بعض دوست ثواب و برکت کے حصول کے لئے رمضان المبارک میں زکوٰۃ کی ادائیگی فرماتے ہیں ایسے مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی خدمت میں گزارش ہے رمضان المبارک اپنے تمام فیوض و برکات کے ساتھ آچکا ہے اس لئے اپنی واجب الادا زکوٰۃ کی رقوم جلد مرکز میں ارسال فرما دیں اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں شب و روز برکت پیدا کرے۔ آمین۔ (ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت اپنی چٹ نمبر کا حوالہ تحریر فرمایا کریں (مینیجر الفضل ربوہ)

بالکل نیا تحفہ
کاجل نور بصر
آنکھوں کی خوبصورتی کے لئے قیمت ۵۰ پیسے
تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

احباب
ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
یونائیٹڈ ٹرانسپورٹس سرگودھا
کی آرام دہ بسوں میں سفر کریں (مینیجر)

ہر قسم کا سامان سائنس واجبی نرخوں پر خریدنے کیلئے
الائیڈ سائنٹیفک سٹور
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں فون نمبر ۶۴۵۰۰

یک روزہ پٹھیاں چوزے بیوی کی خوراک ٹیکے
ملنے کا پتہ
خلیل پولٹری فارم
ریٹ یک روزہ پٹھیاں ۹۰ فی صد جنس کی ۳۰ روپے سینکڑہ
۳ فی صد زائد ۱۰۰۰ یا زائد خریدار کو ۱۰ فی صد زائد
یک روزہ مرغ ۵۰/- روپے سینکڑہ (مینیجر)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیجئے

حب اٹھرا رجسٹرڈ
مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوا
مکمل کورس گیارہ تولہ ۲۰ روپے
فی تولہ ۲ روپے
حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ فون نمبر ۴۴۴۸
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۵-۱۱-۶۷ یوم پیر بوقت آٹھ بجے صبح ایوان محمود ([illegible]) ربوہ میں فوجی بھرتی ہوگی۔

امیدوار تعلیمی سرٹیفکیٹ ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں

کم از کم معیار بھرتی

قد =	۵ فٹ ۴ انچ	وزن =	۱۰۷ پونڈ
چھاتی =	۳۰-۳۲	تعلیم =	۲ جماعت

عمر = ۱۷ سال سے ۳۰ سال تک۔

(ناظر امور عامہ)

قائدین مجالس توجہ فرمائیں

خدام الاحمدیہ کا سال ۳۱ اخاء ۱۳۴۶ کو ختم ہو گیا ہے۔ جن قائدین نے اپنی جس ماہ کی رپورٹ کارگزاری نہیں بھجوائی توجہ فرما کر رپورٹیں جلد مرکز میں ارسال کریں اور آئندہ ہر ماہ کی پندرہ تاریخ تک رپورٹیں باقاعدگی سے مرکز میں بھجوایا کریں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

تریاقِ اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس پندرہ روپے نورِ نظر اولاد نرینہ کے لئے کورس پچیس روپے خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

Digitized by Khilafat Library Rabwah

گزشتہ ہفتہ کی اہم جماعتی خبریں

(از یکم نبوت/نومبر تا ۸ نبوت/نومبر ۱۹۷۱ء)

۱۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس ہفتہ بالعموم اچھی رہی۔ البتہ ۵ نبوت کو دوپہر کے وقت کچھ ضعف کی شکایت ہو گئی تھی۔

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعا کرتے رہیں۔

۲۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی جو ایک عرصہ سے پشاور میں قیام فرما تھیں۔ الحمدللہ کہ بخیریت واپس ربوہ تشریف لے آئی ہیں۔

آپ کی طبیعت عام کمزوری اور مختلف عوارض کے باعث اکثر ناساز رہتی ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تادیر سلامت رکھے۔

۳۔ محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جو بغرض علاج راولپنڈی گئے ہوئے تھے۔ واپس تشریف لے آئے ہیں۔ آپ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب نسبتاً بہتر ہے البتہ کسی قدر تکلیف باقی ہے۔ احباب آپ کی کامل و عاجل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔

۴۔ ۵ نبوت کو مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود ارشاد فرمایا۔ جس کے بعد حضور کی ہدایت پر نماز جمعہ محترم مولانا ابوالعطاء صاحب نے پڑھائی ۔۔۔ خطبہ جمعہ میں حضور ایدہ اللہ نے قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ کِتٰبَ اللّٰہِ وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ وَاَنْفَقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰھُمْ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً یَّرْجُوْنَ تِجَارَۃً لَّنْ تَبُوْرَ (فاطر) کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں مخلصانہ رنگ میں جو مال سراً اور علانیۃً خرچ کیا جاتا ہے اسے اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی تجارت قرار دیا ہے جس میں سراسر نفع ہی نفع ہے۔ اور گھاٹے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ نہ اس دنیا میں اور نہ اخروی زندگی میں۔ جماعت کا مرکزی نظام غرباء کی مدد کے لئے جو خطیر رقم خرچ کرتا ہے حضور نے ان کا ذکر کرتے ہوئے احباب کو تحریک فرمائی کہ وہ بھی بالخصوص ماہ رمضان میں انفرادی رنگ میں صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ دیں اور اس طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کی پیروی کریں۔

۵۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مکرم شیخ مبارک احمد صاحب کو سیکرٹری "حدیقۃ المبشرین" مقرر فرمایا ہے۔ ان کی جگہ سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن کے عہدہ پر بورڈ آف ڈائریکٹرز فضل عمر فاؤنڈیشن نے بریگیڈیئر (ریٹائرڈ) اقبال احمد صاحب شمیم کا تقرر یکم نومبر ۱۹۷۱ء سے منظور فرمایا ہے۔

حلقہ دفاتر کے ساتھ خط و کتابت میں اس تبدیلی کو ملحوظ رکھا جائے۔

۶۔ جن دوستوں نے وقف عارضی کا فارم پُر کرتے وقت تاریخوں کی تعیین نہیں کی تھی۔ ان سے گذارش ہے کہ وہ ۳۰ نومبر تک مطلع فرمائیں کہ وہ وقف عارضی کے لئے کب فرصت نکال سکیں گے۔ ایسے بعض دوستوں کو چٹھیوں کے ذریعہ یاددہانی کروائی گئی تھی لیکن ان کی طرف سے جواب نہیں آیا۔ ۳۰ نومبر تک ان کی طرف سے اطلاع نہ ملنے کی صورت میں یہ سمجھا جائے گا کہ ان کا ارادہ وقف پر جانے کا نہیں ہے اور ان کی درخواستوں کو داخل دفتر کر دیا جائے گا۔ (ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد)

۷۔ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے نصرت جہاں "آگے بڑھو" پروگرام کے تحت اس وقت تک ہمارے چودہ (۱۴) ڈاکٹر صاحبان ارض بلال میں پہنچ چکے ہیں اور غانا، سیرالیون، گیمبیا۔ اور نائیجیریا میں خدمت بجا لا رہے ہیں۔ اسی طرح آٹھ (۸) اساتذہ بھی مغربی افریقہ میں پہنچ کر مصروف عمل ہیں۔

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ رمضان المبارک میں ان سب کے لئے خاص دعا کریں تا اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر انہیں اہل افریقہ کی خاص خدمت کی توفیق ملے اور وہ اسلام کے نام کو بلند کرنے والے بنیں اور اپنے وطن عزیز پاکستان کی شان کو بڑھانے کا باعث بنیں۔ نیز ہمیں اس پروگرام کو جلد از جلد مکمل کرنے کی توفیق ملے۔ (آمین)

سیکرٹری مجلس نصرت جہان

فطرانہ اور عید فنڈ

امراء کرام وصدر اصحاب سے گزارش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے رمضان المبارک گذر رہا ہے۔ احباب ان ایام میں روحانی ترقی کے لئے کثرت سے عبادت اور صدقہ و خیرات کی توفیق پاتے ہیں۔ فطرانہ بھی ایک قسم صدقہ و خیرات کی ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے حضور قرب کا ذریعہ ہے مگر اس کی ادائیگی ہر مومن مرد، عورت حتیٰ کہ نوزائیدہ بچے پر بھی لازم ہے اس کی شرح ایک صاع غلہ یعنی اندازاً پونے تین سیر گندم ہے جس کی نقد قیمت ادا کی جا سکتی ہے۔ اس وقت فطرانہ کی شرح نقدی کی صورت میں ڈیڑھ روپیہ فی کس بنتی ہے۔ اگر کوئی دوست پوری شرح سے ادائیگی کی استطاعت نہ رکھتے ہوں تو نصف شرح سے ادائیگی کر سکتے ہیں۔ اس اعلان کے ذریعہ گذارش کی جاتی ہے کہ فطرانہ کی رقم کا ۱/۲ حصہ افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ کے نام مد فطرانہ بھجوا دیا جائے تاکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نگرانی میں مستحق افراد میں تقسیم کیا جا سکے۔ باقی رقم مقامی طور پر غرباء میں تقسیم کر دی جائے۔ افضل یہ ہے کہ فطرانہ کی رقم وسط رمضان تک وصول کر لی جائے تاکہ مستحق نادار بھی عید کی خوشیوں میں بروقت شریک ہو سکیں۔ فطرانہ کی رقم کسی دوسرے مصرف میں نہ لائی جائے۔ مقامی غرباء میں تقسیم کے بعد کچھ رقم بچ رہے تو وہ بھی افسر صاحب خزانہ کے نام اسی مد میں بھجوا دی جائے۔

۲۔ از راہ کرم عید فنڈ کی طرف بھی پوری توجہ فرمائیں۔ یہ عید فنڈ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے جاری ہے۔ اُس زمانہ میں اس کی کم از کم شرح ہر کمانے والے دوست سے ایک روپیہ تھی۔ اب چونکہ روپیہ کی قیمت گرنے کی وجہ سے احباب کی آمدنیاں بڑھ چکی ہیں۔ اس لئے عید فنڈ کی شرح کو ایک روپیہ تک محدود رکھنا مناسب نہیں۔ بلکہ ہر کمانے والے احمدی کو اس فنڈ میں اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہیئے۔ قواعد کی رو سے عید فنڈ مرکزی چندہ ہے اس کا کوئی حصہ مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی اجازت نہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کے لئے رمضان المبارک کو اپنی رضا کے حصول اور بے انتہا روحانی ترقیات کا باعث بنائے۔ آمین۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

تصحیح

لجنہ اماء اللہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر لجنہ کے تقریری مقابلہ معیار دوم میں محترمہ امۃ الواسع صاحبہ ایبٹ آباد سوم قرار پائی ہیں۔ الفضل میں کتابت کی غلطی سے نام درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ تصحیح کی جاتی ہے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

خاکسار کو مختلف مشکلات اور پریشانیوں کا سامنا ہے۔ نیز اہلیہ مختلف عوارض سے بیمار ہے۔ جملہ مشکلات سے نجات اور اہلیہ کی صحت کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(راجہ خورشید احمد منیر مربی سلسلہ مظفرآباد۔ آزاد کشمیر)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۵